

ضمیمه 8g: نذیری اور منتوں کے قوانین – کیوں آج ان پر عمل ممکن نہیں۔

یہ صفحہ اُس سلسلے کا حصہ ہے جو خدا کی اُن شریعتوں کا جائزہ لیتا ہے جن پر عمل صرف اُس وقت ممکن تھا جب یروشلم میں ہیکل موجود تھا۔

- ضمیمه 8a: خدا کی وہ شریعتیں حن کے لیے بیکل ضروری ہیں۔
- ضمیمه 8b: قربانیاں – کیوں آج ان پر عمل ممکن نہیں۔
- ضمیمه 8c: بائبلی تہوار – کیوں آج ان میں سے کسی پریہ عمل ممکن نہیں۔
- ضمیمه 8d: طیارت کے قوانین – کیوں بیکل کے بغیر ان پر عمل ممکن نہیں۔
- ضمیمه 8e: عشر اور بہلوٹھی پیداوار – کیوں آج ان پر عمل ممکن نہیں۔
- ضمیمه 8f: عشاءٰ ربانی – یسوع کی آخری شام دراصل فسح تھی۔
- ضمیمه 8g: نذیری اور منتوں کے قوانین – کیوں آج ان پر عمل ممکن نہیں۔ (یہ صفحہ)
- ضمیمه 8h: بیکل سے متعلق جزوی اور عالمقٰ فرمانبرداری۔
- ضمیمه 8i: صلیب اور بیکل۔

منتوں کے قوانین—جن میں نذیری منت بھی شامل ہے۔ یہ دکھاتے ہیں کہ تورات کے بعض احکام کس قدر گھرائی سے اُس بیکل کے نظام پر منحصر تھے جسے خدا نے قائم کیا تھا۔ چونکہ بیکل، قربان گاہ، اور لاوی کہانت ہٹا دی گئی ہیں، اس لیے آج ان متنوں کو مکمل کرنا ممکن نہیں۔ آج جو لوگ ان متنوں کی نقل کرنے یا انہیں ”روحانی“ شکل دینے کی کوشش کرتے ہیں—خصوصاً نذیری منت کے بارے میں—وہ فرمانبرداری نہیں بلکہ انسانی ایجاد ہے۔

شریعت بتاتی ہے کہ یہ منتین کیا ہیں، کیسے شروع ہوتی ہیں، کیسے ختم ہوتی ہیں، اور خدا کے حضور کیسے پوری کی جاتی ہیں۔ بیکل کے بغیر، تورات کی کوئی بھی منت اُس طرح پوری نہیں ہو سکتی جیسے خدا نے حکم دیا۔

منتون کے بارے میں شریعت نے کیا حکم دیا

شریعت منتون کو پوری سنجیدگی سے لیتی ہے۔ جب کوئی شخص خدا کے لیے منت مانتا، تو وہ منت ایک لازمی ذمہ داری بن جاتی تھی جسے بالکل ویسا ہی پورا کرنا تھا جیسا وعدہ کیا گیا ہوا (گنتی ۱:۳۰-۳۳؛ استثناء ۲۱:۲۳-۲۴)۔ خدا نے خبردار کیا کہ منت کی ادائیگی میں تاخیر یا اسے پورا نہ کرنا گناہ ہے۔ لیکن منت کی تکمیل مخصوص باطنی یا علامق عمل نہیں تھی۔ اس کے لیے عملی اقدام، نذریں، اور خدا کی مقدس گاہ کی شمولیت ضروری تھی۔

بہت سی منتون میں شکرانہ کی قربانیاں یا خوشی سے دی جانے والی نذریں شامل تھیں، یعنی منت کو اُسی جگہ خدا کی قربان گاہ پر پورا کرنا تھا جسے اُس نے اپنے لیے چُنا (استثناء ۵:۱۲-۷؛ استثناء ۱۱:۱۲)۔ قربان گاہ کے بغیر، کوئی بھی منت انجام تک نہیں پہنچ سکتی تھی۔

نذیری منت: بیکل پر منحصر ایک شریعت

نذیری منت اُس حکم کی سب سے واضح مثال ہے جس پر آج عمل مکمل طور پر ممکن نہیں، اگرچہ اس سے وابستہ بعض ظاہری باتوں کی نقل آج بھی کی جا سکتی ہے۔ گنتی ۶ میں نذیری منت کی تفصیل بیان ہوئی ہے، اور یہ باب ظاہری علامتوں اور اُن لازمی تقاضوں میں واضح فرق کرتا ہے جو اس منت کو خدا کے حضور درست اور قابل قبول بناتے ہیں۔

ظاہری علامتوں میں شامل ہے:

- ہے اور انگور کی تمام چیزوں سے الگ رہنا (گنتی ۳:۶-۴)
- سر پر استرا نہ پھیرنا اور بالوں کو بڑھنے دینا (گنتی ۵:۶)
- مردہ کی نجاست سے بچنا (گنتی ۶:۶-۷)

لیکن یہ رویے خود نذیری منت نہ بناتے ہیں اور نہ اُسے مکمل کرتے ہیں۔ شریعت کے مطابق، منت صرف اُسی وقت مکمل ہوتی ہے۔ اور صرف اُسی وقت خدا کے حضور قابل قبول بنتی ہے۔ جب آدمی مقدس گاہ میں جا کر مقررہ نذریں پیش کرے:

- سوختنی قربانی
- گناہ کی قربانی
- سلامق/رفاقت کی قربانی
- غلہ اور پینے کی نذریں

یہ قربانیاں منت کے لازمی اختتام کے طور پر مقرر کی گئی تھیں (گنتی ۱۳:۶-۲۰)۔ ان کے بغیر منت ادھوری اور غیر معتبر رہی ہے۔ اگر کسی اتفاقی نجاست کا واقعہ ہو جاتا تو خدا نے اضافی قربانیوں کا بھی حکم دیا، یعنی ہیکل کے نظام کے بغیر نہ منت جاری رہ سکتی ہے اور نہ دوبارہ شروع ہو سکتی ہے (گنتی ۹:۶-۱۳)۔

اسی لیے نذیری منت آج وجود نہیں رکھ سکتی۔ کوئی شخص بعض ظاہری اعمال کی نقل تو کر سکتا ہے، مگر وہ اُس منت میں داخل نہیں ہو سکتا، نہ اسے جاری رکھ سکتا ہے، نہ اسے مکمل کر سکتا ہے جسے خدا نے خود متعین کیا۔ قربان گاہ، کہانت، اور مقدس گاہ کے بغیر، نذیری منت نہیں۔ صرف انسانی نقل ہے۔

اسرائیل نے کیسے فرمانبرداری کی

وفادار اسرائیلی جو نذیری منت مانتے تھے، شریعت پر ابتدا سے انتہا تک عمل کرتے تھے۔ وہ منت کے دنوں میں اپنے آپ کو الگ رکھتے، نجاست سے بچتے، اور پھر خدا کی مقرر کردہ نذرؤں کے ساتھ مقدس گاہ میں جا کر منت کو مکمل کرتے تھے۔ حق کہ اتفاقی نجاست بھی منت کو ”از سرِ نو“ کرنے کے لیے خاص نذرؤں کی مقاضی تھی (گنتی ۹:۶-۱۲)۔

کسی اسرائیلی نے کبھی گاؤں کی عبادت گاہ میں، کسی نجی گھر میں، یا کسی علامقی رسم کے ذریعے نذیری منت مکمل نہیں کی۔ یہ اُسی مقدس گاہ میں ہونا تھا جسے خدا نے چُنا تھا۔

دیگر منتow کے بارے میں بھی یہی حقیقت ہے۔ تکمیل کے لیے قربانیاں لازم تھیں، اور قربانیوں کے لیے ہیکل لازم تھا۔

آجِ ان منتow پر عمل کیوں ممکن نہیں

نذیری منت—اور تورات کی بروہ منت جس میں نذریں شامل ہوں—آج مکمل نہیں ہو سکتی کیونکہ خدا کی قربان گاہ اب موجود نہیں۔ ہیکل ختم ہے۔ کہانت خدمت انجام نہیں دے رہی۔ مقدس گاہ غائب ہے۔ اور ان کے بغیر، منت کا آخری اور بنیادی عمل انجام نہیں پا سکتا۔

تورات اجازت نہیں دیتی کہ نذیری منت کو بغیر نذرؤں کے ”روحانی طور پر“ ختم کر دیا جائے۔ یہ جدید اساتذہ کو یہ حق نہیں دیتی کہ وہ علامقی اختتام، متبادل رسومات، یا نجی تشریحات گھٹیں۔ خدا نے بتایا کہ منت کا اختتام کیسے ہونا ہے، اور پھر اُس نے خود فرمانبرداری کے وسائل پڑا دیے۔

اسی لیے:

- آج کوئی شخص تورات کے مطابق نذیری منت نہیں مان سکتا۔
- نذرؤں والی کوئی منت آج پوری نہیں ہو سکتی۔
- ان منتow کی کوئی بھی علامقی نقل فرمانبرداری نہیں۔

یہ قوانین ابدی ہیں، مگر فرمانبرداری اُس وقت تک ناممکن ہے جب تک خدا ہیکل بحال نہ کرے۔

یسوع نے ان قوانین کو منسوخ نہیں کیا

یسوع نے کبھی منتوف کے قوانین کو منسوخ نہیں کیا۔ اُس نے لوگوں کو خبردار کیا کہ یہ احتیاطی سے قسمیں اور منتیں نہ مانیں کیونکہ وہ لازم ہو جاتی ہیں (متی ۳:۲۷-۵:۳۳)، مگر اُس نے گنتی یا استثناء میں لکھی ہوئی کوئی شرط ختم نہیں کی۔ اُس نے اپنے شاگردوں کو کبھی یہ نہیں کہا کہ نذیری منت پرانا حکم ہے یا اب منتوف کے لیے مقدس گاہ ضروری نہیں رہی۔

پولس کا سرمنڈوانا (اعمال ۱۸:۱۸) اور یروشلم میں طہارت کے اخراجات میں شریک ہونا (اعمال ۲۳:۲۴-۲۶) اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ یسوع نے منتوف کے قوانین کو کبھی منسوخ نہیں کیا، اور یہ کہ ہیکل کی تباہی سے پہلے اسرائیلی اپنی منتیں اُسی طرح پوری کرتے رہے جیسے تورات نے حکم دیا تھا۔ پولس نے کچھ بھی نجی طور پر یا عبادت گاہ میں مکمل نہیں کیا؛ وہ یروشلم گیا، ہیکل میں گیا، اور قربان گاہ تک گیا، کیونکہ شریعت ہی بتاتی ہے کہ منت کا اختتام کہاں ہونا ہے۔ تورات ہی نذیری منت کی تعریف کرتی ہے، اور تورات کے مطابق کوئی بھی منت خدا کی مقدس گاہ پر نذرتوں کے بغیر پوری نہیں ہو سکتی۔

علامق فرمانبرداری دراصل نافرمانی ہے

جیسا کہ قربانیوں، تہواروں، عشر، اور طہارت کے قوانین کے ساتھ ہے، ہیکل کے ہٹائے جانے نے ہمیں مجبور کیا ہے کہ ہم ان قوانین کی تعظیم کریں۔ متبادل ایجاد کر کے نہیں، بلکہ یہ مان کر کہ جہاں فرمانبرداری ممکن نہیں وہاں فرمانبرداری کا دعوی نہ کریں۔

آج نذیری منت کی نقل اس طرح کرنا کہ آدمی بال بڑھائے، میں سے پرہیز کرے، یا جنازوں سے دور رہے۔ یہ فرمانبرداری نہیں۔ یہ ایک علامق عمل ہے جو اُن احکام سے کٹا ہوا ہے جو خدا نے حقیقت میں دیے۔ مقدس گاہ پر نذرتوں کے بغیر، یہ منت ابتدا ہی سے غیر معتبر ہے۔

خدا علامق فرمانبرداری قبول نہیں کرتا۔ جو عبادت گزار خدا سے ڈرتا ہے وہ ہیکل یا قربان گاہ کے لیے متبادل ایجاد نہیں کرتا۔ وہ شریعت کی تعظیم اس بات سے کرتا ہے کہ خدا نے جو حدیں خود قائم کی ہیں اُنہیں پریچانے۔

ہم اُس پر عمل کرتے ہیں جو ممکن ہے، اور اُس کی تعظیم کرتے ہیں جو ممکن نہیں

نذیری منت مقدس ہے۔ عمومی طور پر منتیں مقدس ہیں۔ ان میں سے کوئی قانون منسوخ نہیں ہوا، اور تورات میں کہیں یہ اشارہ نہیں کہ ایک دن یہ علامق طریقوں یا محض اندروں نیتوں سے بدل دیے جائیں گے۔

لیکن خدا نے ہیکل ہٹا دیا ہے۔ لہذا:

- ہم نذیری منت مکمل نہیں کر سکتے۔
- ہم نذر و والی منتیں مکمل نہیں کر سکتے۔
- ہم ان قوانین کی تعظیم اس طرح کرتے ہیں کہ انہیں عالمی طور پر پورا کرنے کا دعویٰ نہیں کرتے۔

آج فرمانبرداری کا مطلب اُن احکام پر عمل کرنا ہے جن پر ابھی عمل ممکن ہے، اور باقی احکام کی تعظیم کرنا ہے جب تک خدا مقدس گاہ بحال نہ کرے۔ نذیری منت شریعت میں لکھی ہوئی ہے، مگر جب تک قربان گاہ دوبارہ قائم نہیں ہوئی، اس پر عمل ممکن نہیں۔